



سوال

(348) مشہد حسین میں نماز پڑھنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا مشہد حسین رضی اللہ عنہ میں نماز پڑھ لینا جائز ہے یعنی وہ مسجد جس میں سیدنا حسین رضی اللہ عنہ مدفون ہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ایسی مساجد جن میں قبر میں بنی ہوئی ہیں، ان میں نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے بلکہ اس عمل کو باعث لعنت فرمایا ہے۔ چنانچہ جب لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کی مخالفت کی ہے تو شرک میں ملوث ہو گئے ہیں۔ بخاری و مسلم میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مرض الوفا میں تھے تو آپ بے چین تھے۔ سکرات کی کیفیت سے دوچار ہونے کے باعث اپنی منقش چادر کو بار بار اپنے پھرے سے ہٹا رہے تھے۔ اس حالت میں آپ نے فرمایا:

لئن اللہ لیبودوا النصارى، أشدوا فجوراً بئنا نعم منہما

”اللہ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے کہ انہوں نے اپنے انبیاء اور صالحین کی قبروں کو سجدہ گاہیں بنا لیا۔“ (صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب ما یسخرہ من اتخاذ المساجد علی القبور، حدیث: 1265 و صحیح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاة، باب النھی عن بناء المساجد علی القبور، حدیث: 529 و سنن النسائی، کتاب الجنائز، باب اتخاذ القبور مساجد، حدیث: 2047 ان روایات میں ”(عربی)“ کا لفظ ہے۔ یہ لفظ مسلم کی ایک روایت میں ہے جو اس طرح ہے ”(عربی)“ جو تم سے پہلے لوگ تھے وہ اپنے انبیاء اور دیگر نیک لوگوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیتے تھے۔ خبردار! تم قبروں کو سجدہ گاہ نہ بناؤ، میں تمہیں اس سے منع کرتا ہوں۔“

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ اپنی امت کو اس طرح کے کام سے ڈرا رہے تھے اور منع کر رہے تھے کہ کہیں یہ لوگ ان کی طرح نہ کرنے لگیں۔ صحیح مسلم میں حضرت جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ سے آپ کی وفات سے پانچ دن پہلے سنا، آپ فرما رہے تھے:

الأول من كان قبلكم كانوا يتخذون قبور أنبيائهم وصالحيهم مساجد، ألا فلا تتخذوا القبور مساجد إني أنذركم عن ذلك لانهم شرار خلق عند اللہ

”خبردار! جو لوگ تم سے پہلے ہو گزرے ہیں وہ اپنے بعض انبیاء اور صالحین کی قبروں کو مسجدیں اور سجدہ گاہیں بنا لیتے تھے۔ خبردار! تم لوگ قبروں کو مسجدیں نہ بنا لینا، میں تمہیں اس سے



منع کرتا ہوں، کیونکہ وہ لوگ اللہ کے نزدیک بدترین مخلوق ہیں۔“ (صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب ما یکرہ من اتھاذا المساجد علی القبور، حدیث: 1265 صحیح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاة، باب النھی عن بناء المساجد علی القبور، حدیث: 529، سنن النسائی، کتاب الجنائز، باب اتھاذا القبور مساجد، حدیث: 2047۔ ان روایات میں ”صالحیم“ کا لفظ نہیں ہے۔ یہ لفظ مسلم کی ایک روایت میں ہے جو اس طرح ہے ”ان من کان قبلکم کانوا یسجدون قبور انبیائهم وصالحیم مساجد، الا فلا تسجدوا القبور مساجد! انی انا کم عن ذلک“ ”جو تم سے پہلے لوگ تھے وہ اپنے انبیاء اور دیگر نیک لوگوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیتے تھے۔ خبردار! تم قبروں کو سجدہ گاہ نہ بنانا، میں تمہیں اس سے منع کرتا ہوں۔“ دیکھیے: (صحیح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاة، صحیح ابن حبان: 334/14، حدیث: 16425 المعجم الکبیر للطبرانی: 168/2، حدیث: 1686)

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلو پیڈیا

صفحہ نمبر 294

محدث فتویٰ